ازعدالتِ عظمیٰ

تاریخ فیصلہ: 24 اگست 1964

کمار آنند

بنام

برج موہن لال

(پی بی گجیندر گڈکر، چیف جسٹس، جے سی شاہ اور این راج گوپال آئینگر جسٹسز)

عوامی نمائندگی ایکٹ 1951 (43 سال 1951)، دفعہ 119A– الیکشن پٹیشن– اپیل– سیکورٹی ڈپازٹ– سرکاری خزانے کے بجائے ہائی کورٹ کے رجسٹرار آفس میں جمع کروانا– کیا اپیل خارج کی جانی چاہیے۔

ریاستی قانون ساز اسمبلی میں اپیل کنندہ کے انتخاب کو چیلنج دینے والی مدعاعلیہ کی عرضی پر الیکشن ٹریبونل نے عوامی نمائندگی ایکٹ کی دفعہ 100(1)(b) کے تحت انتخابی عمل کو کالعدم قرار دیا۔ ٹریبونل کے حکم کے خلاف اپیل گزار نے ہائی کورٹ میں اپیل کی۔ میمورنڈم آف اپیل کے ساتھ سرکاری خزانے کی رسید جمع کرانے کے بجائے جس میں دکھایا گیا تھا کہ الیکشن کمیشن کے حق میں 500 روپے جمع کرائے گئے ہیں، اپیل گزار نے اپنے وکیل کے ذریعے یہ رقم ہائی کورٹ کے رجسٹرار کے دفتر میں جمع کرائی۔ پیش کی گئی رقم کو قبول کیا گیا تھا اور درخواست گزار کے نام پر "سیکیورٹی ڈپازٹ" کے طور پر باقاعدہ طور پر جمع کیا گیا تھا۔ اپیل کی سماعت کے دوران مدعاعلیہ کی جانب سے یہ دلیل دی گئی کہ اپیل گزار میمورنڈم آف اپیل کے ساتھ سرکاری خزانے کی رسید شامل کرنے میں ناکام رہا جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس نے اپیل کے اخراجات کی حفاظت کے طور پر الیکشن کمیشن کے حق میں پانچ سو روپے جمع کرائے تھے۔ اور اس وجہ سے ان کی اپیل قابل سماعت نہیں تھی۔ ہائی کورٹ نے کہا کہ اپیل کنندہ ایکٹ کی دفعہ A-119 کی دفعات پر عمل کرنے میں ناکام رہا تھا اور اس وجہ سے اس کی طرف سے دائر کی گئی اپیل نااہل تھی، اور اپیل خارج کردی۔ خصوصی اجازت کے ذریعے اپیل میں:

Ilyas Ahmed Pandit
2024.05.02 14.14
I attest to the accuracy and integrity of this document

حکم ہوا کہ:- دفعہ 119A کے تقاضوں پر عمل کرنے میں ناکامی لازمی طور پر اپیل کو خارج کرنے کا نتیجہ نہیں ہے، کیونکہ ایکٹ اس دفعہ کے تقاضوں کی تعمیل نہ کرنے پر کوئی واضح جرمانہ عائد نہیں کرتا ہے۔ لہٰذا عدالت کے پاس حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے یا تو غلطی کو درست کرنے کی اجازت دینے کا اختیار تھا، یا اس اپیل کو آگے بڑھانے سے انکار کرنا تھا جو قانونی تقاضوں کی تعمیل نہیں کرتی تھی۔ موجودہ معاملے میں ہائی کورٹ نے اخراجات جمع کرانے میں رجسٹرار کے دفتر کے طرز عمل کو مدنظر نہ رکھ کر غلطی کی اور اپیل کی ناقص پیش کش بھی کی جس کی وجہ سے اپیل کنندہ کی جانب سے اپنائے گئے طریقہ کار میں بے قاعدگی پیدا ہوئی۔[122 B-D]

جگن ناتھ بمقابلہ جسونت سنگھ، [1954] S.C.R 892، کا حوالہ دیا گیا ہے۔

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبری 644، سال 1964۔

راجستھان ہائی کورٹ کے 25 فروری 1964 کے فیصلے اور حکم سے خصوصی اجازت کے ذریعے ڈی بی الیکشن اپیل نمبر 93، سال 1963 میں اپیل کی گئی۔

آر کے گرگ، اپیل کنندہ کی طرف سے۔

جواب دہندہ نمبر 1 کے لئے بی ڈی شرما۔

عدالت کا فیصلہ جسٹس شاہ نے سنایا۔

شاہ جسٹس۔ فروری 1962 میں ہونے والے آخری عام انتخابات میں اپیل کنندہ کمارن نے راجستھان قانون ساز اسمبلی کی ایک نشست بیاور حلقہ سے لڑی اور انہیں منتخب قرار دیا گیا۔ برج موہن لال، جو انتخابات میں امیدوار تھے، نے درخواست گزار کے انتخاب کو اس بنیاد پر چیلنج کرنے والی عرضی پیش کی کہ اپیل کنندہ نے انتخابات کے دوران عوامی نمائندگی ایکٹ، 1951 کی دفعہ 123(4) کے تحت ایک نظم شائع کی تھی جس میں درخواست گزار برج موہن لال کے ذاتی کردار اور طرز عمل سے متعلق حقائق کے جھوٹے بیانات شامل تھے۔ وہ ان کے انتخابی امکانات کے لئے انتہائی نقصان دہ تھے۔ الیکشن ٹریبونل نے ایکٹ کی دفعہ 100(1)(b) کے تحت اپیل کنندہ کے انتخاب کو کالعدم قرار دیا۔ ٹریبونل کے حکم کے خلاف اپیل گزار نے جودھ پور میں راجستھان ہائی کورٹ میں اپیل کی۔ اپیل کی سماعت کے دوران مدعاعلیہ برج موہن لال نے دیگر باتوں کے ساتھ ساتھ یہ دلیل دی کہ اپیل گزار سرکاری خزانے کی رسید کے ساتھ اپیل کی یادداشت جمع کرانے میں

Ilyas Ahmed Pandit
2024.05.02 14.14
I attest to the accuracy and
integrity of this document

ناکام رہا ہے جس میں دکھایا گیا ہے کہ اس نے اپیل کے اخراجات کی ضمانت کے طور پر الیکشن کمیشن کے حق میں پانچ سو روپے جمع کرائے تھے۔ اور اس وجہ سے ان کی اپیل قابل سماعت نہیں تھی۔ ہائی کورٹ نے کہا کہ اپیل کنندہ ایکٹ کی دفعہ 119 اے کی دفعات کی تعمیل کرنے میں ناکام رہا تھا اور اس وجہ سے اس کی طرف سے دائر کی گئی اپیل نااہل تھی۔ ہائی کورٹ نے دفعہ 116A (3) کی شرط کے تحت اپیل دائر کرنے میں تاخیر کی صورت میں اپیل کنندہ کی درخواست کو قبول کرنے سے انکار کر دیا اور دفعہ 119A کے تحت 500 روپے کی سرکاری خزانے کی رسید پیش کرنے میں اپیل کنندہ کی ناکامی سے پیدا ہونے والے نقائص کو دور کرنے سے انکار کر دیا۔ اور اپیل مسترد کر دی۔ خصوصی اجازت کے ساتھ، اپیل کنندہ کی طرف سے اس اپیل کو ترجیح دی گئی ہے۔

راجستھان ہائی کورٹ کی جانب سے منظور کی گئی عرضی اور عوامی نمائندگی قانون کی متعلقہ دفعات کے حقائق کو مختصر طور پر بیان کیا جا سکتا ہے۔ ایکٹ کی دفعہ 119A جسے ایکٹ 27 سال 1956 کی دفعہ 64 میں شامل کیا گیا تھا اور ایکٹ 58 سال 1958 کے ذریعہ اس میں مزید ترمیم کی گئی تھی وہ درج ذیل ہے:

> "ہر وہ شخص جو باب IVA کے تحت اپیل کو ترجیح دیتا ہے وہ میمورنڈم آف اپیل کے ساتھ ایک سرکاری خزانے کی رسید شامل کرے گا جس میں دکھایا جائے گا کہ اس نے اپیل کے اخراجات کی ضمانت کے طور پر الیکشن کمیشن کے حق میں سرکاری خزانے یا ریزرو بینک آف انڈیا میں پانچ سو روپے جمع کرائے ہیں۔ اپیل کی یادداشت کے ساتھ سرکاری خزانے کی رسید جمع کرانے کے بجائے، جس میں دکھایا گیا تھا کہ الیکشن کمیشن کے حق میں 500 روپے جمع کرائے گئے ہیں، اپیل گزار نے 21 اکتوبر، 1963 کو اپنے وکیل وجے چندر مہتا کے ذریعے 500 روپے کی رقم ہائی کورٹ کے رجسٹرار کے دفتر میں جمع کرائی۔"

میمورنڈم آف اپیل کے ساتھ سرکاری خزانے کی رسید جمع کرانے کے بجائے، جس میں دکھایا گیا تھا کہ الیکشن کمیشن کے حق میں 500 روپے جمع کرائے گئے ہیں، اپیل گزار نے 21 اکتوبر، 1963 کو اپنے وکیل وجے چندر مہتا کے ذریعے 500 روپے کی رقم ہائی

Ilyas Ahmed Pandit
2024.05.02 14.14
I attest to the accuracy and integrity of this document

کورٹ کے رجسٹرار کے دفتر میں جمع کرائی۔ پیش کی گئی رقم قبول کی گئی تھی اور اپیل کنندہ کے نام پر "سیکیورٹی ڈپازٹ" کے طور پر جمع کی گئی تھی۔ رجسٹرار، ہائی کورٹ، راجستھان کے دفتر کے ذریعہ مکمل کیے گئے اخراجات کی ضمانت کی عدالت میں ادائیگی کے لئے ٹینڈر فارم درج ذیل تھا:

"اصل ٹینڈر:771/21-10-63

R.R.D نمبر 239/31-10-63

جودھپور میں راجستھان کے لئے عدالت عدلیہ میں

جے پور بنچ

درخواست دہندہ کو ہدایت		کالم 1 سے 4 تک درست طریقے سے پر کریں
1 .	اس پارٹی کا نام جس کی طرف سے رقم پیش کی جاتی ہے	شری کمار آنند
2 .	فریقین کا نام اور مقدمہ کی تعداد	کمار آنند بمقابلہ برج موہن لال D.B انتخابی اپیل /63
3 .	ادائیگی کی نوعیت	سیکورٹی ڈپازٹ
4 .	ٹینڈر کی گئی رقم	500 روپے (صرف پانچ سو روپے)
5 .	دفتر کی رپورٹ	جمع کیا جا سکتا ہے

ایس دستخط شدہ-وجے چندر مہتا

دستخط شدہ-نا قابل قبول

21-10-63

مہر

تاریخ

تاریخ

رسید کو رجسٹر نمبر R.R.D نمبر 239/31-10-63 میں صرف S.B چودھری نمبر 157/54/21-10-63 میں جمع کیا گیا ہے۔

محمد حاجی

31-10-63

Ilyas Ahmed Pandit
2024.05.02 14.14
I attest to the accuracy and
integrity of this document

وصول کنندہ افسر کے دستخط

این بی--ریکارڈ کے ساتھ درج کیا جائے۔

پریم راج

31-10

اکاؤنٹنٹ کے دستخط۔

ٹینڈر کی شرائط سے یہ واضح ہے کہ درخواست گزار کمار آنند کی جانب سے یہ رقم ہائی کورٹ میں 'سکیورٹی ڈپازٹ' کے طور پر 'الیکشن اپیل کمار آنند بمقابلہ برج موہن لال' کے طور پر جمع کرائی گئی تھی اور کیشئر نے ٹینڈر فارم پر اس بات کی توثیق کی تھی کہ ادا کی گئی "رقم جمع کرائی جاسکتی ہے"۔ اس کے بعد رسید کو رجسٹر میں درج کیا گیا اور اکاؤنٹنٹ کی طرف سے حکم دیا گیا کہ اسے ریکارڈ کے ساتھ فائل کیا جاسکتا ہے۔ ہائی کورٹ میں 500 روپے جمع کروانا واضح طور پر ایکٹ کی دفعہ 119A کے تقاضوں کی تعمیل نہیں کرتا تھا۔ ٹینڈر فارم میں اس بات کی نشاندہی نہیں کی گئی تھی کہ یہ رقم الیکشن کمیشن کے پاس ہے یا اسے قانون کے مطابق استعمال کیا جانا ہے۔ یہاں تک کہ اس میں یہ بھی نہیں کہا گیا تھا کہ اس رقم پر الیکشن کمیشن کا کنٹرول ہے یا وہ اس سلسلے میں کی جانے والی مناسب درخواست پر قابل ادائیگی ہے۔

ایکٹ کی دفعہ 121، جہاں تک مادی ہے، ذیلی دفعہ (1) کے تحت یہ اہتمام کیا گیا ہے کہ اگر کسی فریق کی طرف سے کسی شخص کو اخراجات کی ادائیگی کے لئے کوئی ہدایت پارٹ VI کے تحت دی جاتی ہے تو اس طرح کے اخراجات سیکورٹی ڈپازٹ اور مزید سیکیورٹی ڈپازٹ، اگر کوئی ہوں، اس طرح کے فریق کی طرف سے ادا کیے جائیں گے، اس ضمن میں الیکشن کمیشن کو تحریری طور پر دی گئی درخواست پر اس شخص نے جس کے حق میں اخراجات دیئے گئے ہیں۔ دفعہ 119A کامیاب پارٹی کے اخراجات کو محفوظ بنانے کے مقصد سے نافذ کیا گیا ہے اور اس مقصد کے لئے مقننہ نے قانون بنایا ہے کہ الیکشن کمیشن کے حق میں سرکاری خزانے میں رقم جمع کرائی جائے تاکہ الیکشن کمیشن اخراجات کے حقدار شخص کو رقم ادا کرے۔ لیکن دفعہ 119A کے تقاضوں پر عمل کرنے میں ناکامی کا نتیجہ یہ نہیں ہے کہ اپیل مسترد کر دی جائے، کیونکہ ایکٹ اس دفعہ کے تقاضوں کی تعمیل نہ

Ilyas Ahmed Pandit
2024.05.02 14.14
I attest to the accuracy and integrity of this document

کرنے پر کوئی واضح جرمانہ عائد نہیں کرتا ہے۔ دفعہ 90(3) کے تحت ٹریبونل ایسی انتخابی درخواست خارج کرنے کا پابند ہے جو دفعہ 81 یا دفعہ 82 کی تعمیل نہیں کرتی حالانکہ اسے الیکشن کمیشن نے دفعہ 85 کے تحت خارج نہیں کیا تھا۔ دفعہ 119A کے تقاضوں پر عمل نہ کرنے کی صورت میں مقننہ کی طرف سے اسی طرح کا کوئی جرمانہ مقرر نہیں کیا جاتا ہے۔ یہ بھی دیکھا جا سکتا ہے کہ دفعہ 90 کی شق (4) کے تحت جو اصل میں ایکٹ کی دفعہ 117 کی دفعات پر عمل کرنے میں ناکامی پر نافذ کی گئی تھی، جس کے تحت درخواست گزار کو انتخابی درخواست کے ساتھ سرکاری خزانے کی رسید پیش کرنے کی ضرورت ہوتی ہے جس میں دکھایا گیا ہے کہ اس نے سرکاری خزانے میں یا ریزرو بینک آف انڈیا میں سیکورٹی کے طور پر الیکشن کمیشن کے حق میں دو ہزار روپے جمع کرائے ہیں۔ پٹیشن کے اخراجات کے لئے، یہ شرط رکھی گئی تھی کہ ٹریبونل انتخابی درخواست کو خارج کر سکتا ہے۔ بعد میں اس شق میں ترمیم کی گئی اور اسے ایکٹ 27 سال 1956 کے ذریعہ شق (3) کے طور پر دوبارہ نمبر دیا گیا، اور یہ نافذ کیا گیا کہ ٹریبونل ایسی انتخابی درخواست کو خارج کر دے گا جو دفعہ 117 کی دفعات کی تعمیل نہیں کرتی ہے۔ تاہم ایکٹ 40 سال 1961 میں کی گئی ترمیم کے ذریعے دفعہ 117 کا حوالہ خارج کر دیا گیا تھا۔ لہٰذا مقننہ نے جان بوجھ کر قانون کے بعض تقاضوں پر عمل کرنے میں ناکامی کے درمیان فرق کیا ہے۔ بعض کوتاہیوں کے سلسلے میں الیکشن ٹریبونل انتخابی درخواست مسترد کرنے کا پابند ہے لیکن دفعہ 119A کی شقوں پر عمل نہ کرنے پر ایسا کوئی جرمانہ عائد نہیں کیا جاتا۔ جیسا کہ جگن ناتھ بمقابلہ جسونت سنگھ و دیگراں میں دیکھا گیا ہے۔ مہاجن، چیف جسٹس کی طرف سے:

"عام اصول اچھی طرح سے طے شدہ ہے کہ انتخابی قانون کے قانونی تقاضوں پر سختی سے عمل کیا جانا چاہئے اور یہ کہ انتخابی مقابلہ قانون کے مطابق کارروائی یا منصفانہ طور پر مقدمہ نہیں ہے بلکہ ایک خالص قانونی کارروائی ہے جو عام قانون سے ناواقف ہے اور عدالت کے پاس کوئی مشترکہ قانون کا اختیار نہیں ہے۔ یہ بات بھی اچھی طرح طے شدہ ہے کہ یہ فطری انصاف کا ایک مضبوط اصول ہے کہ انتخابات میں جیتنے والے امیدوار کی کامیابی میں ہلکی سی مداخلت نہیں کی جانی چاہئے اور اس طرح کی مداخلت کے لئے کسی بھی درخواست کو قانون

Ilyas Ahmed Pandit
2024.05.02 14.14
I attest to the accuracy and
integrity of this document

کے تقاضوں کے مطابق ہونا چاہئے۔ تاہم ان میں سے کسی بھی تجویز کا اطلاق اس صورت میں نہیں ہوتا جب خصوصی قانون خود ٹریبونل کو ایک مخصوص طریقہ کار کے مطابق درخواست پر آگے بڑھنے کا اختیار دیتا ہے اور جب اس میں اس کے ذریعہ طے کردہ کچھ طریقہ کار کے تقاضوں کی تعمیل نہ کرنے کے نتائج بیان نہیں کیے جاتے ہیں۔ ایسے معاملات میں جہاں انتخابی قانون نتائج کا تعین نہیں کرتا ہے یا اس قانون کے کچھ طریقہ کار کے تقاضوں کی تعمیل نہ کرنے پر سزا مقرر نہیں کرتا ہے، مقدمے کی سماعت کے لئے تفویض کردہ ٹریبونل کا دائرہ اختیار متاثر نہیں ہوتا ہے۔"

اس کے بعد جس سوال پر غور کرنا ہوگا وہ یہ ہے کہ کیا دفعہ 119A کے تقاضوں پر عمل کرنے میں ناکامی کی صورت میں ہائی کورٹ کے پاس اخراجات کے لئے جمع کرنے میں کی گئی غلطی کو درست کرنے کا اختیار تھا۔ اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ 500 روپے کی رقم کا ارادہ تھا اور درحقیقت درخواست گزار نے مدعاعلیہ کے اخراجات کی ضمانت کے طور پر جمع کرایا تھا، حالانکہ ٹینڈر میں اسے کسی حد تک نامناسب عنوان "سیکیورٹی ڈپازٹ" کے ذریعہ بیان کیا گیا تھا۔ ایسا لگتا ہے کہ ہائی کورٹ میں اپیل کنندہ کی طرف سے پیش ہونے والے وکیل نے ایکٹ 56 سال 1956 کے ذریعہ ایکٹ میں کی گئی ترمیم کے دائرہ کار کو مناسب طریقے سے نہیں سمجھا، جس میں دفعہ 119A شامل تھی۔ انہوں نے اس طرح پیش رفت کی جیسے یہ ایک عام شہری اپیل ہو جس میں قانون کے مطابق اخراجات کی ضمانت عدالت میں جمع کرانا ضروری ہے۔ میمورنڈم آف اپیل پر لاگو قانونی دفعات سے خود کو واقف نہ کرنے میں، ایڈوکیٹ نے بلاشبہ لاپرواہی کا مظاہرہ کیا، اور اگر اپیل کو نمٹانے کا واحد طریقہ یہی تھا، تو ہم ہائی کورٹ کے حکم میں مداخلت کرنے کا جواز پیش نہیں کریں گے۔ تاہم، کچھ دیگر معاملات بھی ہیں جن پر ہائی کورٹ نے اپیل خارج کرنے سے پہلے مناسب اثر نہیں دیا ہے۔ دفعہ 119A کے تقاضوں پر عمل نہ کرنے پر مقننہ کی طرف سے مقرر کردہ کسی جرمانے کی عدم موجودگی میں اپیل پر غور کرنے کا ہائی کورٹ کا دائرہ اختیار متاثر یا خطرے میں نہیں ہے۔ درخواست گزار کا کہنا تھا کہ اس بنیاد پر وہ اس قانونی شق کو نظر انداز کرنے کا حق دار نہیں ہے جس کے تحت اپیل کے اخراجات کی ضمانت کے

Ilyas Ahmed Pandit
2024.05.02 14.14
I attest to the accuracy and
integrity of this document

طور پر الیکشن کمیشن کے حق میں مطلوبہ رقم کے لیے سرکاری خزانے کی رسید لازمی قرار دی جائے گی۔ لیکن جب ضرورت کی تعمیل میں کوتاہی ہوتی ہے تو ہر معاملے میں عدالت کو اس بات پر غور کرنا ہوتا ہے کہ آیا وہ اپنی صوابدید کا استعمال کرتے ہوئے غلطی کو درست کرنے کے بعد اپیل پر آگے بڑھے گی یا وہ اپیل پر آگے بڑھنے سے انکار کرے گی۔

موجودہ معاملے میں جیسا کہ پہلے مشاہدہ کیا گیا تھا، ایڈوکیٹ دفعہ 119A کی دفعات سے واقف ہونے میں ناکام رہا۔ یہ بھی کسی حد تک بدقسمتی کی بات ہے کہ ہائی کورٹ کے رجسٹرار کے دفتر نے ایڈوکیٹ کی لاعلمی کا اظہار کیا۔ ہائی کورٹ کے سامنے پیش کیے گئے ٹینڈر فارم میں واضح طور پر انکشاف کیا گیا ہے کہ 500 روپے کی رقم انتخابی اپیل میں مدعا علیہ کے اخراجات کے لئے ضمانت کے طور پر جمع کرنے کا ارادہ تھا: کمار آنند بمقابلہ برج موہن لال۔ اس رقم کو سرکاری خزانے یا ریزرو بینک میں جمع کرانے کے بجائے ہائی کورٹ میں جمع کرا دیا گیا۔ رقم قبول کی گئی اور رسید ریکارڈ کے ساتھ دائر کی گئی، اور اسے دفعہ 119A کے تقاضوں کی مناسب تعمیل سمجھا گیا۔ ہائی کورٹ کے ڈپٹی رجسٹرار نے پیشگی کو قبول کیا اور اپنائے گئے طریقہ کار پر کوئی اعتراض اٹھائے بغیر اپیل کو نمبر دیا۔ اس سے یہ نتیجہ اخذ کیا جا سکتا ہے کہ ہائی کورٹ کے رجسٹرار کے دفتر کو غلط جانکاری دی گئی تھی، جیسا کہ ایڈوکیٹ کو تھا، اپیل کے اخراجات کے لئے سیکورٹی جمع کرانے کے معاملے میں عوامی نمائندگی قانون کے ذریعہ عائد کردہ قانونی تقاضوں کے بارے میں۔ اگر اپیل کی یادداشت رجسٹرار کے دفتر کی طرف سے قبول نہیں کی گئی تھی، کیونکہ اس کے ساتھ قانون کے مطابق سرکاری خزانے کی رسید نہیں تھی، تو درخواست گزار کے ذریعہ اس نقص کو دور کیا جا سکتا تھا۔ لیکن میمورنڈم آف اپیل کو قبول کر لیا گیا، اور اسے اپیل کے طور پر شمار کیا گیا، اور مدعا علیہ کو اپیل کا نوٹس جاری کیا گیا۔ ایسا لگتا ہے کہ طریقہ کار میں باقاعدگی پر اعتراض صرف سماعت کے دوران ہی عدالت کے علم میں لایا گیا تھا۔ یہ نہیں کہا جا سکتا کہ اپیل کنندہ کے وکیل نے لاپرواہی برتی تھی۔ لیکن ہائی کورٹ کے رجسٹرار کے دفتر کی جانب سے اپیل پیش کرنے کو قبول کرنے کے عمل نے جو دفعہ 119A کے تقاضوں پر پورا نہیں اترتا تھا، بڑے پیمانے پر اپنائے گئے طریقہ کار میں بے قاعدگی کا سبب بنا ہے۔ یہ ایک مذموم کہاوت ہے کہ یہ عدالت کی ذمہ داری ہے کہ وہ اس بات کا خیال رکھے کہ عدالت کے اس عمل سے کسی درخواست گزار کو کوئی نقصان نہ پہنچے۔ عدالت قانون کے مطابق دفعہ 119A کے

Ilyas Ahmed Pandit
2024.05.02 14.14
I attest to the accuracy and
integrity of this document

تقاضوں کی تعمیل میں ناکامی پر اپیل خارج کرنے کی پابند نہیں ہے لہذا حالات کے لحاظ سے اس کا دائرہ اختیار ہے، یا تو غلطی کی اصلاح کی اجازت دینا، یا قانونی تقاضوں کی تعمیل نہ کرنے والی اپیل کو آگے بڑھانے سے انکار کرنا۔ موجودہ معاملے میں ہم سمجھتے ہیں کہ ہائی کورٹ نے اخراجات جمع کرانے میں رجسٹرار کے دفتر کے طرز عمل کو مد نظر نہ رکھ کر غلطی کی اور اپیل کی ناقص پیش کش بھی کی جس کی وجہ سے اپیل گزار نے اپنائے گئے طریقہ کار میں بے قاعدگی پیدا کی۔ ہمارے خیال میں ہائی کورٹ کو ہدایت کرنی چاہیے تھی کہ 21 اکتوبر 1963 کو ٹینڈر فارم کے تحت جو رقم جمع کرائی گئی تھی وہ الیکشن کمیشن کے نام سے سرکاری خزانے میں جمع کرائی جائے اور ہائی کورٹ میں ترجیح دی گئی اپیل کے اخراجات کے تحفظ کے طور پر الیکشن کمیشن کے حق میں سرکاری خزانے کی رسید حاصل کی جائے۔

لہٰذا، ہم ہائی کورٹ کے ذریعے جاری کردہ حکم کو رد کرتے ہیں اور ہدایت دیتے ہیں کہ ہائی کورٹ اپیل کنندہ کو پہلے سے طے شدہ طریقے سے اپیل کے اخراجات کو محفوظ کرنے کے معاملے میں کی گئی غلطی کو درست کرنے کا موقع دے اور ہائی کورٹ اخراجات کی ضمانت کے طور پر الیکشن کمیشن کے حق میں سرکاری خزانے کی وصولی کے بعد قابلیت پر اپیل کی سماعت کرے۔ اپیل حاصل کی گئی ہے اور ریکارڈ میں دائر کی گئی ہے۔ ہمیں نہیں لگتا کہ سرکاری خزانے کی رسید جمع کرانے میں ناکامی کی وجہ سے ہائی کورٹ کا دائرہ اختیار متاثر ہوتا ہے یا یہ کہ اپیل کو حدود کے قانون کے تحت ممنوع سمجھا جاسکتا ہے۔

اپیل کی اجازت ہے۔ درخواست گزار نے غیر قانونی اور کسی حد تک لاپرواہی سے کام لیا تھا اور مدعاعلیہ نے اپیل پیش کرنے میں خامی کو ہائی کورٹ کے نوٹس میں لانے کا جواز پیش کیا تھا۔ یہاں تک کہ اپیل کی سماعت میں بھی انہوں نے اپنے اقدام کا جواز پیش کرنے کی کوشش کی۔ ان حالات میں اپیل کنندہ کو اس اپیل کے مدعاعلیہ کے اخراجات ادا کرنے ہوں گے۔

ہائی کورٹ میں اخراجات اپیل میں اخراجات ہوں گے۔

اپیل کی اجازت ہے۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.05.02 14.14
I attest to the accuracy and integrity of this document